السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت نے اپنی بچی کے علاوہ دوسری عورت کے بچے کو کئی بار دودھ پلایا بچے نے خوب سیر ہو کر ہر بار دودھ پیا۔ ظاہر ہے اس بچہ اور دودھ شریک بچی کا آپس میں نکاح نہیں ہو سکتا۔ دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ بچی کے بہن بھائی اور بچے کے دیگر بہن بھائی آپس میں نکاح کر سکتے ہیں؟ قرآن وسنت کی روسے واضح کریں۔ (ملک محمد اسحاق، قائد آباد میانوالی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں محرمات کی تفصیل ذکر کی ہے جن میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

وَأُمَّهَـٰتُكُمُ الَّـٰتِى أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَٰتُكُم مِّنَ الرَّضَـٰعَةِ ... سورة النساء ٢٣

"تمھاری وہ مائیں جنھوں نے تمہیں دودھ پلایا اور تمھاری دودھ شریک بہنیں تم پر حرام کر دی گئی ہیں۔"

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جیسا کہ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"الرضاعة تحرم ما تحرم الولادة". (بخاری مع فتح الباری 9/140 موطا 601، 2/607، مسلم (1444) نسائی 6/99 دارمی 2/78-79 احمد 6/178، بیہقی 7/159، ابو یعلیٰ (4374) عبد لرزاق (13954) ابوداؤد (2055) ترمذی (1147) سنن سعید بن منصور (953) ابن حبان (4209)

"رضاعت وہ رشتے حرام کرتی ہے جو رشتے ولادت حرام کرتی ہے۔"

اس طرح ایک حدیث میں ہے کہ:

"يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ"

"جو چیز نسب سے حرام ہے وہ رضاعت سے بھی حرام ہے۔"

یعنی جس طرح آدمی کے لیے نسباً ماں، بہن، بیٹی، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی، حرام ہیں اسی طرح رضاعی ماں بہن وغیرہ بھی حرام ہیں۔ رضاعی ماں اور بہن تو بنص قرآن حرام اور باقی رضاعی رشتے بنص حدیث صحیح حرام ہیں۔

اور رضاعت صرف اس آدمی کے لیے ہے جس نے دودھ پیا ہے۔ اس کے بھائی بہنوں کے لیے نہیں۔ کیونکہ رضاعت متعدی نہیں ہوتی۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمة اللہ علیہ شارح بخاری رحمة اللہ علیہ فتح الباری 8/141 میں رقم طراز ہیں کہ:

"ولا يتعدى التحريم إلى أحد من قرابة الرضيع، فليست أخته من الرضاعة أختاً لأخيه، (ولا بنت أخ لأخيه)[14] ، ولا بنتاً لأبيه؛ إذ لا رضاع بينهم والحكمة في ذلك أن سبب التحريم ما ينفصل من أجزاء المرأة وزوجها وهو اللبن، فإذا اغتذى به الرضيع صار جزءاً من أجزائهما، فانتشر التحريم بينهم بخلاف قرابات الرضيع؛ لأنه ليس بينهم وبين المرضعة ولا زوجها نسب، ولا سبب، واللہ أعلم "

"دودھ پینے والے بچے کے قریبی رشتہ داروں کی طرف حرمت متعدی نہیں ہوتی۔ اس دودھ پینے والے بچے کی رضاعی بہن اس کے بھائی کی رضاعی بہن نہیں ہے اور نہ اس کے باپ کی بیٹی ہے اس لیے کہ ان کے درمیان رضاعت نہیں ہے اور اس میں حکمت یہ ہے کہ حرمت کا سبب وہ دودھ ہے جو عورت اور اس کے خاوند کے اجزاء سے جدا ہوتا ہے اور جب دودھ پینے والا بچہ اس دودھ کے ذریعے غذا حاصل کرتا ہے تو وہ ان دونوں کے اجزاء میں سے ایک جزو ہوتا ہے تو ان کے درمیان حرمت منتشر ہو جاتی ہے۔ دودھ پینے والے بچے کے قریبی رشتہ داروں میں یہ بات نہیں ہوتی اس لیے کہ ان کے درمیان اور دودھ پلانے والی اور اس کے خاوند کے درمیان نہ نسبی رشتہ ہے اور نہ حرمت کا سبب ہے۔"

امام ابن المنذر رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی اپنے بیٹے کی رضاعی ماں اور رضاعی بہن سے نکاح کر لے اسی طرح اس کا بھائی بھی اس کی رضاعی ماں اور رضاعی بہن سے نکاح کر سکتا ہے۔" (الاقناع 1/308)

امام ابن قدامہ رحمة اللہ علیہ المقدسی رحمة اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

"فأما المرتضع ,فإن الحرمة تنتشر إليه وإلى أولاده وإن نزلوا ,ولا تنتشر إلى من في درجته من إخوته وأخواته ,ولا إلى أعلى منه ,كأبيه وأمه وأعمامه وعماته وأخواله وخالاته وأجداده وجداته ,فلا يحرم على المرضعة نكاح أبي الطفل المرتضع ,ولا أخيه ,ولا عمه ,ولا خاله ,ولا يحرم على زوجها نكاح أم الطفل المرتضع ,ولا أخته ,ولا عمته ,ولا خالته ,ولا بأس أن يتزوج أولاد المرضعة ,وأولاد زوجها إخوة الطفل المرتضع وأخواته ."

(المغنیٰ 11/318،319، طبع قاہرہ)

"رضاعت کی بنا پر حرمت دودھ پینے والے لڑکے اور اس کی اولاد کی طرف منتشر ہوتی ہے اور اگرچہ نیچے تک ہوں (یعنی اس کے پوتے پڑپوتے وغیرہ) یہ حرمت اسکے بھائیوں اور بہنوں کی طرف اور نہ اس سے اوپر رشتوں کی طرف منتشر ہوتی ہے جیسے دودھ والے کا باپ، ماں ،چچا، پھوپھیاں ، ماموں ، خالائیں ، دادے ،نانے دادیاں ،نانیاں ، دودھ پلانے والی، دودھ پینے والے کے باپ ، بھائی چچا اور ماموں کے ساتھ نکاح حرام نہیں اور نہ ہی اس کے خاوند پر دودھ پینے والے کہ ماں ، بہن ، پھوپھی اور خالہ حرام ہیں اور اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ دودھ پلانے والی کی اولاد اور اس کے خاوند کی اولاد پینے والے کے بھائیوں اور بہنوں سے نکاح کریں ۔ "

یہی بات نواب صدیق الحسن خان قنوجی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الروضہ الندیہ "2/25 پر شاہ ولی اللہ کی کتاب "المسوی "شرح موطا کے حوالے سے تحریر کی ہے لہٰذا وہ اولاد جن کا آپس میں رضاعت کا تعلق ہے ان کے دیگر بہن بھائیوں کا آپس میں ایک دوسرے کے گھر ازدواجی تعلق قائم ہو سکتا ہے ، شرعاً کوئی مانع موجود نہیں ۔ (الدعوۃ مئی 1997ء)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد2۔کتاب الاضحیۃ۔صفحہ نمبر415

محدث فتویٰ